سوال

جہری نماز میں مقتدی کے لئے بھی سورت فاتحہ پڑھنا واجب ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امام فاتحہ پڑھنے کے بعد کسی دوسری سورت کو شروع کردیتا ہے اور میں فاتحہ نہیں پڑھ سکتا کیونکہ امام فاتحہ پڑھنے کے بعد اتنا سکتہ نہیں کرتا جو فاتحہ پڑھنے کے لئے کافی ہو اور حدیث میں ہے کہ «لا صلوۃ لمن لم یقرا بفاتحۃ الکتاب» جب کہ ایک دوسری حدیث میں ہے۔ (قراءۃ الامام قراءۃ لمن خلفہ) تو ان دونوں حدیثوں میں کس طرح تطبیق ہوگی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مقتدی کے لئے سورت فاتحہ کی قراءت کے بارے میں علماء میں اختلاف ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی:

((لاصلوۃ لمن لم یقرا بفاتحۃ الکتاب)) (صحیح بخاری)

''جو شخص سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔''

کے عموم کے پیش نظر راجح ترین بات یہ ہے کہ مقتدی کے لئے بھی سورت فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

لعلکم تقرؤون خلف امامکم قالوا نعم قال: لا تفعلوا الا بفاتحۃ الکتاب فانہ لا صلواۃ لمن لم یقرا بہا (سنن ابی داوٗد)

''شاید تم اپنے امام کے پیچھے پڑھتے ہو؟'' صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا جی ہاں' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورہ فاتحہ کے سوا اور کچھ نہ پڑھو کیونکہ جو شخص سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔''

اگر امام جہری نماز میں سکتہ نہ بھی کرے تو پھر بھی مقتدی کو ہر حال میں سورہ فاتحہ پڑھنی چاہیے خواہ اس وقت ہی کیوں نہ پڑھے جب امام قراءت کر رہا ہو اور پھر سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد خاموش ہوجائے تاکہ دونوں حدیثوں پر عمل ہوجائے اگر مقتدی بھول جائے یا وہ جاہل ہو اور اسے سورہ فاتحہ کے پڑھنے کے وجوب کا علم نہ ہو تو اس سے وجوب ساقط ہوجائے گا۔ جس طرح اس شخص سے ساقط ہوجاتا ہے۔ جو امام کو بحالت رکوع پائے اور امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہوجائے تو علماء کے صحیح قول کے مطابق اس کی یہ رکعت ہوجائے گی۔ اکثر اہل علم کا یہی قول ہے۔ کیونکہ حضرت ابو بکرہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جب مسجد میں آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع فرما رہے تھے تو انہوں نے بھی صف میں داخل ہونے سے پہلے ہی رکوع شروع کردیا اور پھر اسی طرح بحالت رکوع صف میں داخل ہوگئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے سلام پھیرنے کے بعد

فرمایا :

زادک اللہ حرصاولا تعد (صحیح بخاری)

''اللہ تعالی تمہارے شوق میں اضافہ فرمائے دوبارہ ایسا نہ کرنا۔''

لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس رکعت کے دوبارہ پڑھنے کا حکم نہیں دیا1۔ اوریہ حدیث :

من کان لہ امام فقراتہ لہ قراۃ (مسند احمد)

''جس کا امام ہو تو اس کی قراءت اس کی قراءت ہوگی۔''

ضعیف اور ناقابل استدلال ہے۔ اگر یہ صحیح بھی ہو تو یہ عام ہے اور سورۃ فاتحہ کا پڑھنا اس مسئلہ میں وارد صحیح احادیث کے پیش نظر خاص ہوگا۔

---

1. یہ دعویٰ محل نظر ہے۔ کہنبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکعت دوبارہ پڑھنے کا حکم نہیں دیا۔ کیونکہ (لا تعد)) میں متعدد احتمالات ہیں 'اس لئے متعین طور پر کسی ایک مفہوم کو مراد لے کر اس پر اس مسئلے کی بنیاد رکھنا صحیح ہے اور نہ مذکورہ دعویٰ ہی صحیح ہے۔ کمامر

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص345

محدث فتویٰ